عصری علوم کی بھی اپنی اہمیت ہے بلکہ بعض پہلوؤں سے یہ شرعی احکامات پر عمل کیلئے شرط کی حیثیت رکھتے ہیں۔
مثلاً اللہ پاک کے فرمان ﴿و اعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ (الانفال ۶۰) کے تحت دفاعی ضروریات اور جہاد کیلئے وسائل مہیا کرنا اسلامی حکومت پر فرض ہے، اور موجودہ دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی پر عبور حاصل کئے بغیر اس آیت پر عمل نہیں ہوسکتا۔ اس مقصد کیلئے فزکس، کیمسٹری وغیرہ بنیادی مضامین ہیں۔

"ایٹم" نہایت چھوٹا ذرہ ہے جسے ہم دیکھ نہیں سکتے، پکڑ نہیں سکتے، اس کو قابو میں لاکر مزید حصے کرنا عام انسانی طاقت سے باہر ہے۔ مگر اللہ تعالی نے ان میں بے پناہ توانائی کا خزانہ چھپا رکھا ہے، جن سے ڈاکٹر عبد القدیر جیسے سائنسی ماہرین ہی کام لے کر اسلام دشمنوں کے دانت کھٹے کر سکتے ہیں۔ اہم سوالات کی کاپی ازبر کرنے والا کوئی M.Sc. یا کرائے پر مقالہ لکھوانے والا کوئی Ph.D اس مقصد میں کامیابی کا تصور ہی نہیں کرسکتا۔

اسی طرح انگریزی پاکستان کی سرکاری زبان ہونے کے علاوہ بین الاقوامی زبان بھی ہے، اسے سیکھے بغیر دنیا کے اکثر علاقوں میں اسلام کی دعوت بھی پہنچائی نہیں جاسکتی اور سائنس پر عبور حاصل کرنے کے لئے بھی اسکی ضرورت پڑتی ہے۔

پس معاصر علوم کا حصول بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے اور بعض حالات میں یہ دینی فریضہ کا درجہ بھی رکھتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے "**كلمة الحكمة ضالة المؤمن ، فحيث وجدها فهو احق بها**" حکمت و دانائی کی بات مؤمن کا گمشدہ سامان ہے، پس وہ جہاں کہیں بھی ملے اسے حاصل کرنے کا حقدار ہے"۔ (ترمذی ۵/۴۹، ابن ماجہ ۲/۱۳۹۵)

قومی ترقی کا اصل راز:

قومی ترقی کے لئے سب سے اہم ترین عنصر افرادی قوت ہے۔ اس سے مراد صرف کمیت نہیں بلکہ اصل راز تو کیفیت میں پنہاں ہے۔ یعنی کسی بھی شعبہ علم و ہنر میں مہارت اور پختگی کے حامل نوجوان ہی قوم کو اوج ترقی پر پہنچا سکتے ہیں۔ لہذا ہماری نوجوان نسل کو چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر خواب غفلت سے بیدار ہوں اور عزم صمیم سے سرشار ہو کر حصول علم میں از تہ دل کوشاں ہو جائیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

سی۔ایس۔ایس (C.S.S)

عبداللہ راشد

اگرکسی بچے سے پوچھا جائے کہ بڑے ہوکر کیا بنوگے؟ تو کسی زمانے میں کہا کرتے تھے کہ ڈاکٹر یا انجینئر۔لیکن اب ان پروفیشنز سے ہٹ کر بھی نوجوان بہتر پیشوں کے بارے میں سوچنے لگے ہیں۔یعنی ''بیوروکریٹ'' بیوروکریسی کے مناصب پر پہنچنے کیلئے ایک مقابلے کا امتحان پاس کرنا پڑتاہے جسے سی۔ایس۔ایس(c.s.s) کہتے ہیں۔

لیکن ابھی تک ہر کوئی اپنے عزیز کو کیرئر کونسلنگ کے ضمن میں (c.s.s)کرنیکا مشورہ تو دیتا ہے ،لیکن معلومات اس بارے میں بہت کم لوگ دے سکتے ہیں۔لہذا ہم (c.s.s) یا بیورو کریسی کے بارے میں مختصرا بحث کرتے ہیں۔

بیورو کریٹس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرکزی حکومت کے اعلی سرکاری ملازم ہوتے ہیں ۔یہ وہ لوگ ہیں جو سیاسی حکومتوں کے آنے جانے سے تعلق نہیں رکھتے ،بلکہ ملک اور قوم کے مستقل وفادار ہوتے ہیں۔ممکن ہے آجکل یہ بہت شاذ(RARE) ہو۔مگر بہرحال حکومتوں کی کارکردگی کا انحصار انہی پر ہوتاہے۔ اسی لئے یہ اور مہارتوں کے علاوہ سرکاری کام کے بھی ماہر ہوتے ہیں۔پاکستان میں سرکاری ملازموں کی (Grading)1سے22 تک ہے ۔جس میں گریڈ17 سے 22 تک کے ملازمین بیوروکریٹس کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور اعلی آفیسران کہلاتے ہیں۔ان کو منتخب کرنے کے لئے کم از کم گریجویشن (سیکنڈ ڈویژن) کے ساتھ ایک خصوصی امتحان پاس کرنا ہوتاہے، جسے عام زبان میں مقابلے کا امتحان کہاجاتاہے ۔اس امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو پاکستان کی فیڈرل گورنمنٹ کی (Central Superior Services)میں شامل کیاجاتاہے۔یعنی فارن سروس، ڈی۔ ایم ۔جی (ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ) کسٹمز،پولیس،انکم ٹیکس،ریلویز،پوسٹ آفس وغیرہ۔

یہ امتحان فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام منعقد کیا جاتاہے ۔عام طور پر ہر سال اپریل میں امتحان کا اعلان کیا جاتاہے۔مئی میں درخواستیں لی جاتی ہیں ۔اکتوبر میں امتحان ہوتاہے ۔اور اس کے رزلٹ کا اعلان اگلے سال مارچ اپریل میں ہوتاہے ۔یہ امتحان تحریری ہوتا ہے ۔اس میں کامیاب ہونے والوں کا (Aptitude) اور (Medical) ٹیسٹ لیا جاتا ہے ۔اور آخر میں انٹرویوز لینے کے بعد کامیاب ہونے والوں اور میرٹ میں آنے والوں کے ناموں کا اعلان کیا جاتاہے۔ ہر سال اس امتحان میں لاکھوں امیدوار حصہ لیتے ہیں۔مگر سو سے ڈیڑھ سو کے درمیان امیدوار عام طور پر منتخب ہوتے ہیں۔

اس امتحان میں شرکت کی اہلیت کےشروط اور امتحان کے قواعد درخواست فارم کے ساتھ دئے جاتے ہیں۔لیکن بنیادی شرائط کے مطابق ضروری ہے کہ امیدوار پاکستان کا شہری ہو اور اس کی عمر مقررہ تاریخ تک 21 سال سے کم اور28 سال سے زیادہ نہ ہو ،کم ازکم گریجویشن سیکنڈ ڈویژن کی

سطح کی تعلیم ضروری ہے۔ گو آجکل اس کے امیدواروں میں ماسٹر ڈگری والے بلکہ ڈاکٹر ،انجینئر اور فوجی آفیسرز بھی کثیر تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔

اس امتحان کے ٹوٹل مارکس 1400 ہیں ،جن میں سے 1100 تحریری امتحان کے جبکہ 300 aptitutde test اور انٹرویوز کے ہوتے ہیں۔ تحریری امتحان میں 500 نمبرات لازمی مضامین کے جبکہ 600 اختیاری مضامین کے ہوتے ہیں ۔لازمی مضامین یہ ہیں:

نمبر شمار	مضامین	مارکس
1	انگلش مضمون نویسی (English Essay writting)	50
2	انگلش (English)	100
3	اسلامیات (Islamiat)	100
4	معلومات عامہ (General knowledge)	250
5	سائنس (Science)	50
6	کرنٹ افیئرز (رائج الوقت امور Current affairs	100
7	پاکستان افیئرز (Pakistan affairs)	100

آپشنل مضامین کی فہرست درخواست فارم کے ساتھ دی جاتی ہے ۔ان مضامین کو مختلف حصوں یعنی گروپس میں تقسیم کیا جاتاہے ۔اور ہر مضمون کے 200 یا 100 نمبر ہوتے ہیں۔ جو مضامین 200 نمبر کے ہوں انکے دو پیپر جبکہ 100 نمبر والے مضامین کے ایک ایک پیپر ہوتے ہیں۔ ان سب مضامین کی تفصیل اور انتخاب کے بارے میں ہدایات فارم کے ساتھ ہوتی ہیں۔کل 600 کے مضامین منتخب کرنے ہوتے ہیں۔ جو 200 نمبر والے مضامین پر یا 100 نمبر والے مضامین پر یا دونوں پر مشتمل ہوسکتے ہیں۔

اختیاری مضامین میں ایک گروپ پاکستانی زبانوں کا ہے۔ جس میں قومی زبان اردو 200 نمبر کی جبکہ باقی چار علاقائی زبانوں یعنی سندھی،پشتو ،پنجابی اور بلوچی کے 100 نمبرات ہوتے ہیں۔ان پانچ زبانوں میں سے کسی ایک کو منتخب کیا جاتاہے۔اس کے علاوہ زبان دانی کے سلسلے میں ایک گروپ میں 13 غیر ملکی زبانیں ہیں۔ جن میں امتحان دینے کیلئے اس زبان میں کم ازکم آنرز کے معیار کی اہلیت ضروری ہے۔

لازمی مضامین کا امتحان دینے کیلئے انگلش پر بہت زیادہ دسترس ہونا ضروری ہے۔c.s.s کے امتحان کے پیپرز اس طرح ترتیب دیئے جاتے ہیں کہ امیدوار کی تمام صلاحیتیں کھل کر سامنے آجائیں۔انگلش کی تیاری کیلئے مختلف انگلش اخبارات،میگزین اور دوسری کتابوں کو پڑھنا فائدہ مند ہو سکتاہے۔

اسلامیات کا پیپر 100 نمبر کا ہوتا ہے۔جو اردو یا انگلش زبانوں میں دیا جا سکتا ہے ۔اس میں بنیادی عقائد،عبادات،اسلامی معاشرے کے خدوخال اور اسلامی نظام زندگی کے علاوہ قرآن وحدیث ،شریعت ، تعلیم ،پاکستان کی تحریک و تاریخ اور آزادی کے بعد ملکی قانون کو اسلامی بنانے کے لئے کی گئی کوششوں کے بارے میں پوچھا جاتا ہے ۔اس پیپر کو بالکل ہلکے پھلکے انداز میں نہیں لینا چاہئے، کیونکہ بہت سے امیدوار اسی وجہ سے اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔آپشنل مضامین کی تیاری متعلقہ مضمون سے متعلق مختلف کتابوں سے کی جاسکتی ہے ۔تیاری کرتے وقت سلیبس کو ضرور دیکھنا چاہئے تاکہ تیاری کرنے کا اندازہ ہوسکے۔ اور ''اوبجیکٹو ٹائپ''(یعنی معروضی) سوالوں کی تیاری اچھی طرح کرنی چاہئے۔

میڈیکل ٹیسٹ:

تحریری ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد امیدواروں کو میڈیکل ٹیسٹ کروانا ہوتا ہے۔اس کے بارے میں بھی تفصیلات درخواست فارم کے ساتھ دی جاتی ہیں۔میڈیکل ٹیسٹ میں کامیاب نہ ہونے والے امیدواروں کو پبلک سروس کمیشن کے طرف سے اطلاع دی جاتی ہے ۔اور میڈیکل بورڈ کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہے۔جن کو منظور یا رد کرنا حکومت کی مرضی ہوتی ہے۔

سکریننگ:

یہ گروپ کی شکل میں لیا جاتا ہے اور ہر گروپ میں دس سے پندرہ افراد شامل ہوتے ہیں۔یہ ٹیسٹ بھی دو حصوں میں لیا جاتا ہے۔ایک تحریری ہوتا ہے،جس میں مختلف تصویری کہانیاں دی جاتی ہیں،یا چند تصویریں دکھا کر ان پر انگلش میں کہانی لکھنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تقریبا 400 معروضی سوال ہوتے ہیں۔ جن میں جیومیٹریکل اشکال یا الجبرے کے فارمولے بھی شامل ہوتے ہیں۔
اس ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بازار سے مختلف کتابیں مل جاتی ہیں۔اور امیدوار کی اپنی فہم وفراست کا بہت زیادہ کردار ہوتا ہے۔اس ٹیسٹ کے بعد گروپ ٹاسک اور گروپ ڈسکشن ہوتی ہے۔ جس میں گروپ کو کوئی موضوع دیا جاتا ہے، جس میں تمام امیدواروں کو انگلش میں بحث کرنی ہوتی ہے۔اور اس دوران امیدواروں کے نقطہ نظر اور ان کے حصہ لینے کو نوٹ کیا جاتا ہے۔گروپ ٹاسک میں تمام گروپس کو ایک کمیٹی کی شکل دے کر ہر امیدوار کو باری باری اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا جاتا ہے۔اور اسے ایک موضوع دے کر کمیٹی بحث کروائی جاتی ہے۔ اور آخر میں صدر اس بحث کو سمیٹ کر اس کی سمری (خلاصہ) پیش کرتا ہے۔اس دوران اس امیدوار کا سربراہ کمیٹی کے ساتھ رویے پر خاص غور کیا جاتا ہے۔اس نفسیاتی ٹیسٹ کا مقصد امیدوار کی شخصیت کا مطالعہ اور تجزیہ کرنا ہوتا ہے۔

اس کے بعد انٹرویو لیا جاتا ہے اور پھر ان تمام ٹیسٹ کی مجموعی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے پبلک سروس کمیشن کامیاب امیدواروں کی لسٹ بناتا ہے اور انہیں ''کامن ٹریننگ'' کیلئے ''سول سروسز

اکیڈمی'' والٹن لاہور بھیجا جاتاہے۔اس اکیڈمی سے فارغ ہونے پر ان آفیسروں کو اپنے اپنے محکموں میں تربیت دی جاتی ہے۔مزید معلومات کیلئے ان پتوں پر رابطہ کیا جاسکتاہے:

1۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن چغتائی پلازہ بلیو ایریا۔اسلام آباد
2۔ ریجنل آفس H.M.2 نارتھ آئی لینڈ کراچی
3۔ 321۔ایرمال بالمقابل لاہور جمخانہ لاہور۔
4۔ 54 گل بہار کالونی 1 پشاور۔

1999 کا امتحان 22 جنوری 2000 کوشروع ہوا۔6لازمی پرچے اور ایک آپشنل پرچہ تھا۔امتحان کا دورانیہ ایک ماہ تھا۔اس کے داخلے اکتوبر 99 میں ہوئے تھے۔

اس سال سے قومی سلامتی کونسل نے سول سروسز کے مقابلے کے امتحان کے لئے عمر کی بالائی حدمیں کمی کا فیصلہ کیاہے۔اس فیصلے کا اطلاق 2001 کے امتحان سے ہوگا اب C.S.S کے امتحان کیلئے عام امیدوار کی زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 30 سال سے کم کرکے 28 سال جبکہ پسماندہ علاقوں کے امیدواروں کے لئے 33 سال سے کم کرکے 30 سال اور سرکاری ملازمین کے لئے بھی 30 سال ہوگی۔یاد رہے کہ برطانوی حکومت کے دوران آئی سی ایس کیلئے عمر کی حد 24 سال ہوئی تھی اور 2 سال تک ملازمتوں کے سبھی شعبوں کی طویل اور کڑی تربیت دی جاتی تھی۔نتیجتا اس دور کے آئی سی ایس اپنی گوناگوں صلاحیتوں اور اہلیتوں کے اعتبار سے صحیح معنوں میں امرت دھارا ثابت ہوتے تھے۔ نوجوان اسی عمر میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور سنوارنے کا جذبہ نسبتا زیادہ رکھتے ہیں ،اور مقابلے اور مسابقت کی لگن بھی قوی ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ بہترین باصلاحیت اور پرجوش نوجوان ہی زیادہ جوش و جذبے اور تیاریوں کے ساتھ مقابلے کے امتحان کا رخ کرتے تھے۔ اور ان میں سے صحیح معنوں میں جوہر قابل ہی مقابلے اور مسابقت کے اس عمل سے گزر کر سامنے آتے تھے۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے ہاں 1970 کے بعد سے اعلی ملازمتوں کے پورے ڈھانچے پر سیاسی اور دوسرے مخصوص اغراض غالب آتے رہے۔

بھٹو صاحب نے بظاہر کارکردگی بڑھانے کے لئے ذاتی پسند کو اعلی ملازمتوں میں انتخاب کی بنیاد بناکر سروسز کے پورے ڈھانچے کو متاثر کردیا۔اسی دوران مخصوص اغراض کے تحت مقابلے کے امتحانات کیلئے عمر کی حد میں اضافے ہوتے رہے۔سابق اچھی شہرت والے بیوروکریٹس کی طرفسے CSS کیلئے عمر کی حد میں موجودہ کمی کا یہ کہکر خیر مقدم کیاگیاہے کہ یہ درست سمت میں ایک قدم ہے۔انہوں نے بھی یہی رائے دی ہے کہ زیادہ عمر کے لوگوں کو مقابلے کے امتحان میں شرکت کے مواقع دینا سرمایہ ضائع کرنے کے مترادف ہے۔نوجوانوں کے بجائے بڑھاپے میں قدم رکھے ہوئے افراد کے انتخاب کا نتیجہ یہ ہوتاہے کہ وہ سیکھنے کے ذوق و شوق والی عمر سے گزر چکے ہوتے ہیں۔دوسری بات وہ جلد ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ کر باربار کے انتخاب کا مسئلہ پیدا کرتے